بشارت دی کہ اک بیٹا ہی تیرا — جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس سے ہر بلا کو — دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا ہی اس دل کی غذا ہی — سبحان الذی اخزی الاعادی

پہلا ہفتہ وار اخبار جو ہر جمعرات کو قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے

بدر

جلد ۷ — یوم پنجشنبہ مورخہ ۹ - اکتوبر سنہ ۱۹۱۹ء — نمبر ۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دارالامان کی خبریں

حضرت خلیفۃ المسیح کی لبعیت خدا کے فضل سے اچھی ہے +

تقریب تعطیلات دسہرہ و محرم بہت سے دوست لاہور و دیگر مقامات سے تشریف لائے +

عالیجناب نواب محمد علی خان صاحب مع اہل بیت مالیر کوٹلہ سے دارالامان میں تشریف فرما ہو گئے +

حاجز قاسم علی موسمی بخار سے علیل ہے - احباب سے دعاء صحت کی التجا ہے +

ابھی تک کاتب آیا نہیں ہوا - اس لئے اخبار کے متعلق جو مشکل ہے - احباب اس کی طرف توجہ کریں +

لنڈن کی چٹھی

ایک نائیجیرین رئیس زادہ کا اسلام اور ایک لیڈی مسلمان

عید کی نماز ۶ ستمبر کو مسجد احمدیہ میں ہوئی اور خطبہ مسٹر فتح محمد سیال نے پڑھا - حاضرین میں برطانوی عرب اور ہندی مسلمانوں کے علاوہ برطانوی تیوسوفی سوسائٹی کے چند ممبر اور مسیحی بھی تھے - جو خطبہ سے بہت متاثر ہوئے - اللہ کی تعریف ہو کہ اس ہفتہ ایک نائیجیرین سردار کا لڑکا مفتی صاحب و قاضی صاحب کے زیر تبلیغ تھا - مولوی عبدالرحیم نیر کی تبلیغ سے دین حقہ اسلام میں داخل ہوا - اس کا مسیحی نام پرنس جوناتمق ایسٹر ڈامس تھا - اسلامی نام احمد ابراہیم رکھا گیا - اس کے علاوہ ایک انگریز خاتون مفتی محمد صادق صاحب کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی - اس کا مسیحی نام لوئیا ولسن تھا - مسلم نام فاخرہ رکھا گیا الحمد للہ علی ذالک + واضح رہے - پرنس احمد ابراہیم کے والد مسلمان تھے - مگر ان کو مسیحی اثر نے اسلام سے برگشتہ کر دیا تھا - وہ کئی سال عیسائی رہے - بعد پوری تحقیق کر کے مسلمان ہوتے ہیں فقط والسلام

احمد دین کلرک

برادرم - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مذکورہ بالا درخواستہائے بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور بھجوا دی ہیں - احباب انکی استقامت کے لئے دعا کریں - ہم نے تجویز کیا ہے - کہ یہاں سے ایک اردو اخبار ہفتہ وار جاری کیا جاوے - جس میں نومسلموں کے حالات - تبلیغی رپورٹ مسلمانوں کے ممالک کی خبریں اور اور بعض مشہور واقعات ہوں - اور اسے اس طرح دلچسپ بنایا جائے - کہ مسلمان بھی خوشی سے خرید کریں - اور مختلف شہروں میں فروخت ہو سکے - مگر چونکہ یہاں اردو عربی چھپائی مروجہ کے اخراجات زیادہ ہیں - اس لئے تا وقتیکہ ۳۰۰۰ خریداروں کے نام نہ آجائیں - اخبار جاری نہیں ہو سکتا بہذا آپ کوشش کر کے خریدار بہم پہنچائیں - اخبار کا سہ ماہی چندہ ۸ ہے ہو گا جو اخراجات سے کچھ کم ہے اور کوشش کی جائیگی کہ اخبار تصویر دار ہو +

دعاؤں کا محتاج آپکا خادم

عبدالرحیم نیر ۱۰ ستمبر لنڈن ۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سامان سکول و دفاتر کے لئے احمدیوں کا اپنا کارخانہ کھلا ہوا ہے

احمدی بھائیوں کی خدمت میں جو کہ سکولوں یا دفاتر میں دسترس رکھتے ہیں۔ اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ کارخانہ ہذا میں حسب ذیل سامان بن کر تیار رہتا ہے۔ بوقت ضرورت طلب فرماویں:۔

۱ سنگل ڈیسک	۷ سائنس الماری
۲ ڈبل ڈیسک	۸ ایلہ ارنگ ریکور شلیمرنٹ
۳ ٹیچر ڈیسک	۹ میپ ریکھوا
۴ اسٹول	۱۰ میپ سٹینڈ
۵ لیکچر گیلری	۱۱ بال فریم
۶ سائنس کیبل	۱۲ فائیل باسکٹ

ایم فیض احمد اینڈ سنز کشمیر سٹیٹ
ورکس جموں توی

بنگال میں طوفان

بنگال کے طوفان کی تازہ خبر ہے۔ کہ ہزار ہا لوگ گھروں سے مرحوم ہو گئے۔ بیگرہٹ میں پولیس سپرنٹنڈنٹ کوارٹر تھانہ منصفی اور سکول ماسٹر کا مکان تباہ ہو گئے۔ پولیس انسپکٹر و سپرنٹنڈنٹ دورہ پر گئے جن کی کشتیاں خطرہ میں تھیں۔ مگر خوش نصیبی سے بچ گئیں۔

نقصان کا اندازہ

بنگال کے طوفان میں سرکاری مکانات کا بیس ہزار روپیہ کے نقصان کا اندازہ لگایا گیا ہے اور لوگوں کا نقصان دو لاکھ روپیہ کے قریب ہوا۔ نصف درجن کے قریب سکولوں کی عمارتیں گر گئیں۔

برطانیہ کا بحری نقصان

لنڈن سے ایک تار منظہر ہے۔ کہ دوران جنگ میں برطانیہ کے ۵۴ جنگی جہاز تباہ ہوئے۔ ان میں ۱۳ بیٹل شپ ۴ کروزر ۱۵ تباہ کن جہاز ۱۵ آبدوزیں شامل ہیں

امریکہ سے تمباکو کا اخراج

امریکہ کے باشندوں نے شراب کو ملک سے خارج کرنے کے متعلق جو کوشش کی وہ لوگوں کو معلوم ہے۔ تمام ملک میں شراب کی کشید اور فروخت حکماً ممنوع ہے۔ اب یہ خوشی سے سنا جائیگا۔ کہ وہاں تمباکو کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا جانے والا ہے۔ جو شراب کے ساتھ ہوا۔ تمام ملک میں تمباکو کی کاشت فروخت اور استعمال حکماً بند کیا جائیگا ؛

انگلستان میں شوہروں کی قلت

انگلستان کے رجسٹرار جنرل نے ۱۹۱۷ء کی شادیوں کی جو رپورٹ حال میں شایع کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں دو میں سے ایک عورت شوہر حاصل کرنے میں کامیاب ہوتی ہے۔ جس کی وجہ یہ نہیں کہ وہ بدصورت ہوتی ہیں۔ بلکہ دراصل وہاں کافی مرد نہیں ہیں۔ کیونکہ بموجب رپورٹ مذکور ۱۵ سے ۴۰ سال تک عمر کی وہاں ۱۰۵۵۴۶۲۵ عورتیں ہیں۔ اور مرد صرف ۹۲۹۲۷۴ ہیں۔ اور یہ اعداد صرف سول آبادی سے متعلق ہیں۔ اور عام تخمینہ کے بموجب ۱۹ عورتوں کے مقابلہ میں صرف ۱۴ ہیں ؛

فاروق ہم سمجھتے ہیں۔ کہ وقت آگیا ہے۔ جو کثرت ازدواج کا سوال حل کر جائے ؛

سیدنا فضل عمر رضی اللہ عنہ

تم رشک قمر ہو سیدنا تم نور نظر ہو سیدنا
تم فخر بشر ہو سیدنا ظلمت میں قمر ہو سیدنا
مہدی کے جگر کے پارے ہو اور نور دل آنکھ کے تارے ہو
امت کے دلوں کے سہارے ہو ہاں نور بصر ہو سیدنا
تم ماہ لقا ہو مرشدنا تم شمس ضحیٰ ہو سیدنا
محبوب خدا ہو سیدنا اور فضل عمر ہو سیدنا
کفر کا مطلب سمجھایا اسلام کا مقصد بتلایا
ایمان کا حاصل فرمایا کیا اچھے بشر ہو سیدنا
اللہ نے فصاحت بخشی ہے کیا خوب بلاغت بخشی ہے
پھر ساتھ خلافت بخشی ہے موعود پسر ہو سیدنا

قرآنی تاج سجے سر پر نورانی قبا چمکے تن پر
ایمان کا سہرا ماتھے پر تم رشک قمر ہو سیدنا
تیرا عزم عظیم الشان ہوا تیرے آنیسے اطمینان ہوا
پورا رب کا فرمان ہوا۔ موعود پسر ہو سیدنا
کیا تیری عداوت میں پایا کیا خاک مرا سکو آیا
جو تھوکا اسکے منہ آیا تم سچے گہر ہو سیدنا
تیرا دشمن ہے پامال ہوا تیرا ارگنا ہے اقبال ہوا
کبھی میرا بھی ہے خیال ہوا ہاں ایک نظر ہو سیدنا

خاکسار مقبول احمد کلانوری از لاہور

عرب کی حالت

آپ جانتے ہیں۔ کہ تمام دنیا کے مسلمانوں میں اتفاق کے قائم کرنیکا موجب ایک یہ بھی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کی زبان سے بخوبی واقف ہوں۔ تاکہ اپنے اپنے خیالات ایک دوسرے پر بخوبی ظاہر کر سکیں۔ دو آدمیوں کا آپس میں ایک دو دفعہ مکالمہ ہو جانا ہی اتفاق کا موجب ہو جایا کرتا ہے اس لئے لازمی ہے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان ملکر یہ کوشش کریں۔ اور وہ ایسی کتب تالیف کریں کہ جن سے بغیر استاد کی مدد کے ہی ان کتب کو پڑھ سکیں ؛

سب سے پہلے ہماری جماعت کا حق ہے۔ کہ وہ اس مقصد کے حصول کے لئے کوشش کریں۔ اردو والوں اور دیگر اقوام نے عربی سیکھنے کے بڑے بڑے قواعد نکالے ہیں۔ لیکن عربوں نے اس بات کا چنداں خیال ہی نہیں کیا۔ میرے خیال ناقص میں یہ آتا ہے۔ کہ ایسی کوشش کی جائے اور ایسے قواعد تصنیف کئے جائیں کہ جن سے عرب لوگ بغیر کسی استاد کی مدد کے ہی بخوبی اردو سیکھ سکیں۔ اور ان مبلغین کا کہ جو عرب اقوام میں تبلیغ کیلئے بھیجے جائیں۔ یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ اعراب کو کتب کے ذریعے سے اردو سکھلائیں تاکہ وہ لوگ حضرت اقدسؑ کی کتب پڑھنے کے قابل ہو جائیں ؛

ان ممالک کے لوگ ہندوستانیوں کو بہت ہی پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ بہ نسبت اپنے لوگوں کے ہندوستانیوں کو زیادہ تر دیندار یقین کرنے لگ گئے ہیں۔ پہلے پسند نہیں کرتے تھے۔ ان ممالک میں شراب عام ہے۔ مسلمان بھی پرہیز نہیں کر سکتے ہیں۔ گاؤں کے لوگ ذرا بچتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۱۹ء

انجیل برنباس اور نورافشاں کا خیال

کچھ مدت سے یورپ صیانہ کے مسیحی اخبار نورافشاں میں انجیل برنباس پر ایک مذاکرہ علمی ہو رہا ہے۔ لیکن یہ مذاکرہ بالکل مسیحی طرز کا ہے۔ نہ کہ عالمانہ طریق کا کیونکہ مذاکرہ علمی میں طعن تشنیع کا دروازہ مسدود ہوا کرتا ہے لیکن نورافشاں نے اس باب کو وا کر کے اس مذاکرہ کو ایک مناظرہ کی صورت میں تبدیل کر دیا ہے +

ہم نے نورافشاں کے خلاف کبھی کوئی نوٹس آج تک نہیں لیا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ میدان سے گریز کرنا مسیحی مذہب کا ایک مسلمہ ثبوت ہے۔ پچھلے دنوں "رسالہ حقایق قرآن" پر ہم نے رسالہ تشحیذ میں ایک مختصر ریویو کیا تھا۔ جس کے جواب میں نورافشاں نے صرف یہ لکھدیا۔ کہ "اس مضمون کو رسالہ مذکور کے مضمون کے ساتھ کوئی نسبت نہیں۔ اس لئے ہم اس کا جواب تحریر کرنا مناسب نہیں سمجھتے" اور اس کے علاوہ اور بھی لے دے کی تھی۔ ہم حیران ہوئے۔ کہ جس صورت میں ہم نے ریویو مذکور میں مسیح کے مختلف معجزات کی نفی کی تھی پھر اس کو اگر "رسالہ حقایق قرآن" کے مضمون کیساتھ کوئی لگاؤ نہیں تو نامعلوم کونسے مضمون کو رسالہ مذکور کے مضمون کے ساتھ نسبت ہوگی۔ حالانکہ رسالہ مذکور کے مصنف نے رسالہ متذکرہ میں صرف بعض معجزات کی وجہ سے مسیح کو سرور کائنات سے افضل ثابت کرنا چاہا تھا پس ایسی ہی وجوہات کی باعث ہم نے کبھی نورافشاں کو مخاطب نہیں کیا۔ کیونکہ اسے مخاطب کرنا دراصل اپنی اوقات ضایع کرنا ہے۔ لیکن اب جبکہ بمطابق مثل مشہور سہ "بینڈی کوز کام ہوا" نورافشاں بڑی علمیت اور حمیت مذہبی کی وجہ سے آپے سے باہر ہو رہا ہے۔ تو ایسی حالت میں ہم مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ اسکو اس کے گھر کا دروازہ دکھا کر اس میں سلا کر مدت تک خاموش کرا دیں۔ تا وہ پھر پہلی کی طرح چاہ گمنامی میں آرام سے جا سووے +

نورافشاں انجیل برنباس پر مضمون لکھتا ہوا الفقیہہ سے بحث شروع کر دیتا ہے۔ کبھی کسی دوسرے سے برسرپیکار ہے۔ لیکن مسیحی علماء کا مناظرہ کے میدان میں آنا بقول اُن کے خداوند کے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گذرنا ہے۔ کیونکہ یہ ایک مسلمہ امر ہے۔ کہ فن مناظرہ سے مسیحیت کو وہی نسبت ہے۔ جو بانس کو گول سر سے۔ پس ہم بطور نیک مشورہ کے نورافشاں کے ایڈیٹر سے عرض کرتے ہیں۔ کہ بہتر ہوگا۔ اگر آپ چپکے یسوع مسیح کی بھیڑیں چرائیں۔ لیکن اگر آپ بلند آواز سے اس گلے کو جمع کرینگے۔ تو شیر خصوصاً عرب کے شیر ببر آواز سن کر آپ کے گرد جمع ہو جائینگے۔ اس صورت میں نہ گلہ ہوگا نہ گلہ بان جس طرح اس سے پہلے آپ مناظرہ کا نام سن کر کانوں پر ہاتھ رکھتے تھے ماہی طرح پھر منہ دکھانا مشکل ہو جائیگا۔ آمدم برسر مطلب۔ ایڈیٹر صاحب نورافشاں "انجیل برنباس" کی قدامت اور سند صحیح پر بحث کرتے ہیں۔ اور اسے ایک غیر معتبر کتاب کہتے ہیں۔ جس کا ماخذ قرآن کریم ہے۔ اور اس کا مصنف کوئی مسلمان عالم فرماتے ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں۔ آپ اس جھگڑے کو ترک کریں۔ کیونکہ یہ باتیں انجیل مذکور کی نسبت آپ کو اس لئے بنانا پڑیں۔ کہ تا اسلام اور شارع اسلام کی صداقت ثابت نہ ہو۔ اور مسیحیت موجودہ سچی کی سچی ہی رہے۔ لیکن ہم آپ کو ایک آسان طریق بتاتے ہیں جس سے آپ کا یہ عقدہ حل ہو جائے۔ اور وہ یہ کہ اسلام "تثلیث" الوہیت مسیح کفارہ وغیرہ مسیحی مذہب کے چند اصول کی بوضاحت تردید و ابطال کرتا ہے۔ پھر یہ بھی کہتا ہے۔ کہ بائیبل محرف مبدل ہو چکی ہے۔ بس پہلے آپ بالترتیب ان چہار اصول پر گفتگو فرماویں۔ یعنی اول تثلیث و الوہیت مسیح کو خود اپنی کتب سے نقلی دلائل سے ثابت کریں۔ اس کی تائید میں عقلی دلائل تحریر فرماویں۔ اس طرح ہمارے ساتھ ایک مکمل بحث شروع کریں۔ ان کے تصفیہ یا اختتام کے بعد آپ موجودہ کتب بائیبل سے ہی محمد رسول اللہ کی نسبت پیشگوئیاں ہم سے سن لیں۔ ایسی اور اس قدر کہ ویسی اور اسی قدر تعداد میں مسیح کی نسبت کتب بائیبل میں پیشگوئیاں نہ ہوں ہم باادب التماس کرتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر نورافشاں ضرور اس طرف آئیں اور دنیا کے لوگوں خصوصاً متلاشیوں کی تشفی کا باعث ہوں۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہو۔ کہ آپ کا یہ لکھنا "اگر مسیح کے شاگرد برنباس سے مراد آپ کی خداوند مسیح کے بارہ رسولوں میں سے ایک کی ہے۔ تو واضح ہو۔ کہ ہم شروع مضمون میں ہی ثابت کر آئے ہیں کہ برنباس اُن کے بارہ رسولوں میں سے ہرگز نہ تھا" نورافشاں مجریہ ۱۵ اگست ۱۹۱۹ء ہمارے نزدیک کوئی دلیل نہیں کیونکہ ان درجن بھر رسولوں کی وقعت و قدر آپ کے دل میں ہوگی۔ ہم تو اُن کی ثقاہت خوب جانتے ہیں۔ کیونکہ ان بارہ میں سے ہی ایک یہودا اسکریوطی تھا۔ جسے آپ کا خداوند عہدہ رسالت پر بھی مامور فرما چکا ہوا تھا تھی $\frac{10}{5}$ پھر اس یہودا کے واسطے جلالی تخت بھی بن گیا تھا۔ جس پر اس نے جلال سے بیٹھ کر اسرائیل کے کسی ایک گھرانا کی عدالت کرنا تھی۔ دیکھو متی $\frac{19}{29}$ یہ یہودا آپ کے خداوند کے نزدیک بڑا لقہ اور معتمد رسول تھا۔ کیونکہ علاوہ روحانی رسالت کے جسمانی دنیوی مال پر بھی مامور تھا۔ یعنی خداوند کا خزانچی ابتدا میں یہی یہودا تھا۔ پھر باقی گیارہ کی ثقاہت اناجیل میں یوں مرقوم ہے۔ اور وہ یہ کہ مسیح کے گرفتار ہوتے ہی سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ $\frac{26}{56}$

بس ایسے وفادار ثقہ رسولوں پر آپ جس قدر فخر کریں بجا ہے۔ برنباس جس کی انجیل اہل اسلام پیش کرتے ہیں۔ بیشک وہ ان بارہ میں سے نہ تھا۔ اور مسلمانوں کی یہ غلطی امید ہے۔ مطالعہ حال کے بعد آپ بھی معاف فرماویں گے۔ اس کے بعد آپ کو معلوم ہو۔ کہ آپ نے جو کسی صاحب مولوی غلام احمد امرت سری کے پیش کردہ مقامات پر جرح کی ہے۔ اور جواب دینا چاہا ہے۔ وہ درست نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بادر یصاحب! ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ
سے آپ کے متقدمین دوسری صدی سے لیکر آج
ھا نہیں سکے۔ آپ ہرگز نہ سمجھا سکینگے۔ کیونکہ متی
ردو کے تحریر کردہ نسب ناموں میں ایک آدھ
و۔ تو شاید آپ جواب دے سکتے۔ مگر یہاں تو ایک
ر میں تین تین غلطیاں ہیں۔ جن کی چند اشد جات
میں تحریر کرتے ہیں۔ مگر پہلے آپ کے اس
کہ یہود یوں کے دستور کے مطابق ایک شخص
دو نام ہوا کرتے تھے مثلاً ابرا و ابرہام یعقوب
ائیل۔ عیسو اور ادوم وغیرہ۔ کہ تم لے لیا اگر ان کو
م ہوتا۔ تو کبھی یہ نہ کہتے۔ کہ متی نے مریم کے
وسف کا باپ یعقوب بتایا ہے۔ متی ۱/۱۶
تا ہے انجیل میں اسکو غلط بتاتا ہے۔ اور کہنا
کہ یوسف کا باپ عیلی تھا۔ لوقا ۳/۲۳ اور پھر کہ
و میں دستور تھا۔ کہ اگر ایک بھائی لاولد مر
اس کا بھائی اُس کی بیوی سے اولاد پیدا کرتا
اس کے متوفی بھائی کی اولاد متصور ہوتا تھا
صورت میں یوسف کا باپ یعقوب بھی ہو سکتا ہے
ی بھی ہر دو شق میں سے جسے چاہو قبول کر لو اور
اعتراض زائل ہو جائیگا۔" نور افشاں بابت ۱۵ ر
۱۹۱۶ء اب آپ کی پہلی تاویل کی نسبت عرض ہے
یل آپ کی خود ساختہ ہے۔ آپ کے مفسرین
ے تحریر نہیں کیا۔ وہ اس کا دوسرا جواب جو
نے اس کے بعد تحریر کیا ہے۔ لکھا ہے۔ یہ
کل بودا جواب ہے۔ اور اسی لئے ہم نے مضمون
ابتدا میں یہ تحریر کیا ہے۔ کہ فن مناظرہ سے
ب مسیحی کے پیروکار بالکل ناآشنا اور ناواقف
ہیں۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں "یہودیوں کے
ے مطابق اکثر ایک شخص کے دو نام ہوا کرتے
تو فرمایئے جناب والا کیا ہر ایک یہودی کے دو
وتے تھے۔ اور اگر ایسا ہی تھا تو اس کا ثبوت
کے ذمہ ہے۔ کہ ہر ایک یہودی کے دو نام
تے تھے۔ پھر دوسری بات یہ کہ واقعی یوسف
کے دو نام تھے۔ یعنی یعقوب کا دوسرا

نام عیلی تھا۔ یا عیلی کا دوسرا نام یعقوب تھا۔ اس کا
مفصل ثبوت پیش کریں اور یہ بتاویں کہ اصلی نام جو
ماں باپ نے تجویز کیا تھا۔ یعقوب تھا یا عیلی لیکن
ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں۔ کہ یہ تاویل بالکل خود
ساختہ ہے۔ جس کا کوئی ثبوت آپ پیش نہیں کر
سکتے۔ اور دوسری تاویل جو دسویں صدی کے مورخ
کا قول ہے۔ وہ بھی بالکل غلط ہے۔ کیونکہ خود
مسیحی مذہب کے محققین کی ایک جماعت نے مثل
اکہارن اور کیسرا اور ہس اور ڈی ویٹ اور ویسٹر
اور فرش وغیرہ ہم نے تسلیم کر لیا ہوا ہے۔ کہ ان
ہر دو نسب ناموں میں علاوہ اس مذکورہ تناقض کے
اور بہت سے بھی نقیض موجود ہیں۔ اور نورٹن صاحب
نے جو مسیحی مذہب میں ایک مسلمہ محقق ہے اور کتب
مقدسہ کی سند میں اس نے ایک کتاب جس کا نام
"ای وی ڈنس اوف دی جنی ڈنس اوف دی گاسپل"
(یعنی انجیل کی اصالت کی گواہی) ہے۔ لکھی ہے۔ اس
میں لکھتا ہے۔ "ان ہر دو نسب ناموں میں تطبیق
دینے کے لئے قوم نے توجیہیں کی ہیں۔ لیکن
میں ان سے بحث نہ کرونگا۔ کیونکہ وہ سب خیالی ہیں
اور ہر ایک پر ایسا اعتراض پڑتا ہے۔ کہ اُس توجیہ
کے تسلیم کرنے کو منع کرتا ہے۔ اور اب خیال عام
ایسا ہے۔ کہ لوقا نے مریم کے نسب نامے کو لکھا
ہے۔ لیکن اگر ایسا ہوتا تو لوقا ظاہر کر دیتا۔ نہ
کہ ایسا مبہم کر کے لکھتا کہ وہ **بیٹا یوسف**
کا تھا۔ وہ بیٹا عیلی کا اور مراد اُس کی یہ ہوتی
کہ یوسف عیلی کا داماد ہے۔ کہ اگر یہ نسب نامہ
متی نے لکھا ہے۔ تو اور حواریوں نے بھی کسی
صحیح سند کے ساتھ معلوم کیا ہوگا۔ اور یہی حال
لوقا کے نسب نامہ کا ہے۔ تو لازم آتا ہے۔ کہ
حواری لوگ ایسے دو نسب ناموں سے واقف
ہوں۔ جو دونوں صحیح ہوں۔ اور ظاہر میں ان
میں ایسا اختلاف ہو۔ کہ دوسری صدی سے وہ
اختلاف بہت مشکل سمجھا جاتا ہو۔ تو اس صورت
میں اس حواری یا انجیل نویس کو جو جانتا تھا

کہ دوسرے نے بھی جسکی تحریر کا اعتبار میری تحریر کے
اعتبار کے برابر ہے۔ ایسا نسب نامہ لکھا ہے
کہ میرے نسب نامے تحریر کردہ سے بادی النظر میں
مخالف ہے۔ اس امر کا لحاظ ہوتا کہ توضیح کے
واسطے ایک دو حرف بڑھا دیتا۔ لیکن جب ایسا
نہیں کیا گیا۔ تو معلوم ہوا کہ مصنفین کو یہ معلوم نہ
تھا۔" دیکھو کتاب مذکور مطبوعہ شہر بوسین ۱۸۳۰ء
پہلی جلد صفحہ ۵۵۔

پادر یصاحب! دیکھئے محقق نورٹن کیا فرماتے
ہیں۔ پس ہم کہتے ہیں۔ کہ کیا یعقوب لاولد مر گیا تھا
یا عیلی۔ اور اس کا ثبوت کیا۔ متی لوقا نے اس کو
کیوں نہ لکھا۔ بقول نورٹن صاحب صرف اس لئے کہ
"متی لوقا کو یہ معلوم نہ تھا۔" اس کا علم آپکو ہو گیا۔ آپ
فرماتے ہیں۔ "ہر دو شق میں سے جسے چاہو قبول کر لو۔
اعتراض زائل ہو جائیگا۔" ہم کہتے ہیں دونوں شقیں غلط
ہیں۔ ان کا ثبوت کچھ نہیں خود ساختہ ہیں۔ اس لئے
قابل قبول نہیں۔ لہذا اعتراض قائم ہے۔ آپ جواب دیویں

پادر یصاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔
مناظرہ میں "مجرد احتمال" کوئی شے نہیں کیونکہ احتمال
مخالف کے مدعا میں بھی ہو سکتا ہے۔ دلیل میں "ایسا
ہو گا" امر متنازعہ ثابت نہیں ہوا کرتا۔ بلکہ "ایسا ہے
کیونکہ" سے ثابت ہوا کرتا ہے۔ اب آپ غور کریں۔
آپ کہتے ہیں۔ "یہودیوں کے دستور کے مطابق ایک
شخص کے اکثر دو نام ہوا کرتے تھے" تو کیا ضروری ہوا
کہ یعقوب یا عیلی ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ اس
کا ثبوت کیا اور انجیل نویس کو اس کا علم تھا یا نہیں۔
اگر علم نہیں تھا تو آپ کے پاس اس سے بڑھ کر کونسے
ایسے ذرائع دوسایل ہیں۔ جن سے آپکو علم ہو گیا۔ اور
اگر اس امر کا اسے علم تھا۔ تو تحریر کیوں نہیں کیا۔ آپ
جواب دیں۔ دوسری تاویل بھی آپ نے بعینہٖ ویسی
پیش کی کیا یعقوب لاولد مر گیا تھا۔ یا عیلی۔ کس نے
متوفی بھائی کی جورو سے اولاد پیدا کی تھی۔ اور
کس کی جانب منسوب کی تھی۔ اور اس کا ثبوت
کیا۔ اور اناجیل نویسوں کا سکوت چہ معنی دارد۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پادریصاحب! آم بولیں اور انبلی مراد لینے والے ملہم آپ کو مبارک ہوں +

ہم نے ابتدا میں تحریر کیا تھا۔ کہ سارا دفتر ہی غلط ہے۔ ایک ایک سطر میں تین تین غلطیاں ہیں اب اس کا ثبوت ذیل میں تحریر کیا جاتا ہے۔ لیکن قبل اس ثبوت کے پیش کرنے کے ہم کہدینا مناسب سمجھتے ہیں۔ کہ ایڈیٹر نور افشاں باوجود ڈی ڈی ہونے کے مسیحی مذہب سے کوئی بہت بڑی واقفیت نہیں رکھتے کیونکہ چاہیئے تھا۔ کہ اس اعتراض کا جواب دینے سے پہلے کاموں کا قول پڑھ لیتے۔ پھر ایڈم کلارک کی تفسیر لوقا باب ۳ پڑھ لیتے پھر آپ کو معلوم ہوتا۔ اعتراض کس پائے کا ہے۔

اب ہم ذیل میں متی اور لوقا کے نسب ناموں کی بوضاحت تشریح کرتے ہیں۔ متی نے جو نسب نامہ مسیح کا تحریر کیا ہے۔ اسپر عہد عتیق کی مخالفت میں سات اعتراض پڑتے ہیں۔ جن سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ نسب نامہ بالکل غلط ہے۔ اسکو الہامی کہنا الہام پر تضحیک اوڑانا ہے۔ بلکہ تواریخی رنگ میں تحریر شدہ بھی اسکو تسلیم کرنا علم تاریخ کی ہتک و توہین ہے۔ اور اس بحث سے دو نتائج مرتب ہیں۔ اول یہ کہ عہد عتیق بالکل بحرف کتاب ہے۔ یا متی کی انجیل بالکل ایک غیر مستند کتاب ہے جس کا مصنف کم از کم کتب عہد عتیق سے بھی ناواقف محض ہے۔ مگر ہم یہی کہتے ہیں۔ کہ متی نے غلط لکھا ہے کیونکہ عہد عتیق کی نسبت تو مسیحی بھی کہتے ہیں۔ کہ "یہودیوں میں نسب نامے بہت احتیاط سے رکھے جاتے تھے"۔

لیکن اس کے ساتھ ہی ہم ناظرین کو بھائے دیتے ہیں۔ کہ مسیحیوں کا یہ دعوٰی بھی بالکل غلط ہے۔ کہ "یہودیوں میں نسب نامے بہت احتیاط سے رکھے جاتے تھے" کیونکہ مشہور مسیحی محقق و مفسر ایڈم کلارک اپنی تفسیر بذیل آیت ۱ تواریخ الایام ۱ کے لکھتا ہے۔ "بے تمیزی سے بیٹے کی جا پوتا اور بالعکس لکھا گیا ہے۔ ایسے اختلافوں میں تطبیق دینی بے فائدہ ہے۔ یہود کے علما کہتے ہیں کہ عزرا کو جس نے یہ کتاب لکھی۔ معلوم نہ تھا۔ کہ آیا بعض ان کے بیٹے تھے یا پوتے۔ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ فردیں جن سے اس نے نقل کیا۔ اکثر ناقص تھیں" پھر اسی کتاب کے $\frac{8}{29}$ کی تفسیر میں تحریر کرتا ہے۔ کہ "اس ورس سے اٹھنسویں ورس کے اخر تک اور باب نہم کے پینتیسویں ورس سے چوالیسویں ورس تک کچھ اختلاف کے ساتھ نام پائے جاتے ہیں۔ اور علمائے یہود کہتے ہیں۔ کہ دو کتابیں تھیں۔ جن میں یہ فقرے نامولی میں کچھ اختلاف کے ساتھ پائے جاتے تھے۔ اور جو عزرا کو تمیز نہ ہو سکی کہ کون ان میں بہتر یا صحیح ہے۔ تو اس نے دونو کو لکھدیا"۔

پس مسیحیوں کا یہ دعوٰی بھی غلط ثابت ہوا کیونکہ جب بابل کے گردے کے سبب یہود کے نسب ناموں کا عزراہی کے وقت میں یہ ابتر حال ہو تو پھر متی اور لوقا کے وقت میں ان کا کیا ٹھکانا۔ اب ذیل میں وہ اختلافات درج کئے جاتے ہیں +

پہلا اختلاف

متی کی انجیل کے پہلے باب میں ہے آسا سے یہوشافط اور یہوشافط سے یورام اور یورام سے عوزیاہ پیدا ہوا۔ ۱۱۔ اور یوشیا سے یوکنیا اور اس کے بھائی جس وقت بابل کو اٹھ گئے پیدا ہوئے۔ ۱۲۔ اور بابل کو اٹھ جانے کے بعد یوکنیا سے شلتیئل اور شلتیئل سے زوربابل پیدا ہوا۔ اور زوربابل سے ابیود اور ابیود سے ایلیاقیم اور ایلیاقیم سے عاذر پیدا ہوا۔ ۱۷۔ پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک چودہ پشتیں ہوئیں۔ اور داؤد سے اسوقت تک کہ بابل کو اٹھ گئے۔ چودہ پشتیں ہیں۔ اور بابل کو اٹھ جانے سے مسیح تک چودہ پشتیں ہیں۔ اب متی کے اس کلام میں دو تو صریح غلطیاں اور ان غلطیوں اور مخالفت کے سوا ایک خدشہ اور ہے۔ اور سات اعتراض عہد عتیق کی مخالفت کی بابت اور پانچ اعتراض لوقا کے کلام کے مخالفت کی بابت اس پر پڑتے ہیں۔ پس حقیقت میں چودہ اعتراض ان دو سطور عبارت پر پڑتے ہیں۔ اور جو متی کی انجیل عمدۃ الاناجیل اور اول الاناجیل ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے۔ کہ ہر مصنف کو غالباً تصنیف کے وقت کتاب کے ابتدا میں جس قدر اہتمام ہوتا ہے۔ اسقدر وسط اور آخر میں نہیں ہوتا۔ پس جب اس عمدہ اور اول الاناجیل کے ان اول ہی کے چند فقرات پر جو بمنزلہ بسم اللہ ہیں یہ بلا پڑے۔ تو اب ساری کتاب کی کوئی کیا خاک تحقیق کرے۔ اور شاید انہی امور کا لحاظ کر کے ترجمہ لاطینی کے بعض نسخوں میں اس انجیل سے اس نسب نامہ کو علیحدہ کر دیا ہے جیسا کہ کاتلک ہرنڈ کے ساتویں جلد کے ۲۰۵ میں مصرح ہے۔ اور وہ غلطیاں یہ ہیں:-

پہلی غلطی

یہ کہ ۱۱ ورس کے مطابق لازم آتا ہے۔ کہ بابل کی اسیری کے وقت یوشیا زندہ ہو۔ اور یوکنیا اس وقت پیدا ہوا ہو۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ کیونکہ یوشیا تو اس ماجرے سے بہت پہلے مر چکا ہوا تھا۔ اور اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے یاہوحاز نے تین مہینے سلطنت کی تھی۔ اور تین مہینے کے بعد مصر کے بادشاہ نے اس کو تخت سے اٹھا کر یہویاقیم اس کے بھائی کو جو یوکنیا کا باپ تھا۔ تخت نشین کیا تھا۔ اور یہویاقیم نے گیارہ برس سلطنت کی تھی۔ اور اس کے مرنے کے بعد یوکنیا اس کا بیٹا اٹھارہ برس کی عمر میں سلطنت کے تخت پر بیٹھا تھا۔ اور اس نے تین ماہ سلطنت کی تھی۔ کہ بخت نصر بابل کا بادشاہ یروشلم پر چڑھ آیا۔ اور یوکنیا گرفتار ہو گیا۔ اور بخت نصر اس کو مع ہزار ہا نفوس کے قید کر کے بابل کو لے گیا تھا جیسا سلاطین ۲ کے ابواب ۲۴ و ۲۵ میں مفصل مرقوم ہے پس دیکھو اس حساب کے موافق یوشیا بابل کی قید سے بہت آگے مر چکا تھا۔ اور یوکنیا اس وقت میں اٹھارہ سال کا تھا۔ اور وہ جو تواریخ ۲ $\frac{36}{9}$ میں لکھا ہے۔ کہ "یوکنیا اس اسیری کے وقت آٹھ سال کا تھا" بالکل غلط ہے +

یہ بھی یاد رہے۔ کہ باوجود غلطی کے اس کے موافق بھی یوشیا بیس سال آگے اس ماجرے کے مر چکا تھا۔ اور یہویاقیم بارہ سال سلطنت کر کے ایک پشت بیچ میں گذار چکا تھا۔ اور یوکنیا کی جو تیسری پشت ہے۔ اسیری کیوقت آٹھ سال کی عمر تھی +

دوسری غلطی

یہ ہے۔ کہ ۱۷ ورس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطابق معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس نسب نامہ میں چودہ چودہ پشت کی تین قسمتیں ہیں۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے۔ کیونکہ پہلی قسمت میں چودہ پشتیں تب ہوتی ہیں۔ جب داؤد کو داخل تسلیم کرو۔ اور جب وہ پہلی قسمت میں محسوب و شمار ہو کر ایک پشت میں محسوب ہوئے۔ تو دوسری قسمت سے یقیناً خارج ہونگے۔ اور یہ دوسری قسمت سلیمان سے شروع ہو گی اور یوکنیا پر ختم اور یوکنیا اس قسمت میں داخل ہو گا۔ اور جب یوکنیا اس قسمت میں داخل ہو کر ایک پشت گنا گیا۔ تو تیسری قسمت سے خارج ہو گا۔ اور یہ تیسری پشت شلتیل سے شروع ہو گی اور مسیح پر ختم اور اسمیں چودہ پشتیں نہیں۔ بلکہ مسیح تک تیرہ۔ متی سے سہو ہو گیا۔ کہ تیرہ کی بجائے چودہ لکھ گیا۔ اور اس پر سلفاً خلفاً لوگ اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اور دین مسیحی کے منکر تمسخر اڑاتے چلے آئے ہیں۔ اور مسیحی لوگ کبھی ایک کو دو دو بار شمار کر کے عدد کو پورا کرتے اور معترضین کو اپنے اوپر ہنساتے ہیں۔ کیونکہ اس صورت میں چودہ کی جگہ پندرہ ہونگے اور اسی قسم کے دوسرے کچے عذر پیش کرتے ہیں۔ اگر ایڈیٹر نور افشاں میں ہمت ہو تو وہ بھی کوئی عذر پیش کر کے جواب دے سکتا ہے۔ پس اس مضمون میں گنجائش نہیں کہ ہم مسیحیوں کے بودے عذرات تحریر کر کے پھر اُن کا رد تحریر کریں۔ لیکن اگر ایڈیٹر نور افشاں نے ہمت کی تو پھر ناظرین ضرور محظوظ ہونگے۔ اب عہد عتیق کی مخالفت میں جو سات اعتراضات ہیں۔ وہ درج ذیل ہیں +

پہلا اعتراض

اخبار الایام ع۱ کے تیسرے باب سے اظہر من الشمس ہے کہ دوسری قسمت اٹھارہ پشتیں ہیں نہ کہ چودہ۔ اسی لئے بڑی حسرت سے نیومن صاحب یوں فرماتے ہیں "دین عیسوی میں ایک اور تین کو تو ایک تسلیم کرنا پڑا تھا۔ اب اٹھارہ اور چودہ کو بھی ایک کہنا پڑا۔ کیونکہ مقدس کتابوں میں غلطی کا تو احتمال ہی نہیں ہو سکتا +

دوسرا اعتراض

عہد عتیق کی مخالفت میں یہ وارد ہوتا ہے۔ متی ورس ۸ میں عوزیا کو یہورام کا بیٹا لکھتا ہے۔ حالانکہ وہ ۔۔۔۔ پڑپوتے کا بیٹا ہے۔ اس حساب کے رو سے متی غلطی سے تین نام چھوڑ گیا۔ یعنی اخزیاہ۔ یوآش۔ امصیاہ یہ ہر ثلاثہ سلاطین گذرے ہیں۔ اور ہر ایک اپنے باپ کے مرنے کے بعد سلطنت کا وارث بنا ہے۔ اخزیاہ نے ایک سال سلطنت کی۔ اور اس سلطنت کا حال سلاطین ع۲ باب۱۲ اور اخبار الایام ع۲ باب۲۲ میں مرقوم ہے۔ اور یوآش نے چالیس سال سلطنت کی۔ اور اسکا ذکر سلاطین ع۲ باب۱۲ اور اخبار الایام ع۲ باب۲۴ میں ہے۔ اور امصیاہ نے انتیس سال سلطنت کی اور اسکی اور اُس سلطنت کا حال سلاطین ع۲ باب۲۵ میں مرقوم ہے +

پادریصاحب! متی نے قصداً یا کسی کی پاس خاطر کیوجہ تین پشت کے اسماء چھوڑ دیئے ہیں۔ یا کسی اور وجہ سے ہیں تو کوئی اچھی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ بجز اس کے کہ متی نے نہ الہام سے نہ کتب عہد عتیق کو پڑھکر بلکہ اپنی معمولی استعداد سے غلطی کر گیا۔ کیونکہ متی نے ابراہیم کے زمانہ سے لیکر مسیح کے زمانہ تک جتنی پشتیں گذری ہیں۔ ان کو لکھا ہے۔ اور سترہویں ورس میں اسکی تصریح کرتا ہے۔

ناظرین کو یاد ہو گا۔ کہ ہم نے ابتدا میں تحریر کیا تھا۔ کہ موجودہ اناجیل کو تواریخی کتب بھی کہنا علم تاریخ کی ہتک و توہین ہے۔ کیا اب وہ امر ثابت نہیں ہوا۔ اور مثال اُس کی یہ ہے۔ کہ اگر کوئی مورخ ایک زمانہ معین و مقرر کر کے یوں کہے کہ اس زمانہ میں اتنی پشتیں گذری ہے۔ اور اسمیں قصداً یا کسی کے پاس خاطر یا غلطی کی وجہ سے کئی نام چھوڑ دے۔ تو سب اسکی تحقیق اور تغلیط کریں گے۔ اور اس کی تاریخ کا اعتبار نہ ہو گا۔ مثلاً اگر کوئی مورخ دلی کے سابق بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر کا نسب نامہ لکھے اور بتاوے کہ ظہیر الدین بابر کے زمانہ سے عالمگیر رحمۃ اللہ کے زمانہ تک اتنی پشتیں گذری ہیں۔ اور اُن میں یوں تصریح کرے کہ بابر سے ہمایوں اور ہمایوں سے عالمگیر پیدا ہوا۔ اور جہانگیر اور شاہجہان وغیرہم کو کہ سلاطین نامدار گذرے ہیں بیچ میں سے اڑا دے تو ہر شخص اس مورخ کی تحقیق کریگا۔ پس ایسا ہی متی تواریخ نویس کا حال ہے +

تیسرا اعتراض

یہ ہے۔ جسکو یورام کا بیٹا لکھا ہے ہمیشہ سے ابتدائی نسخوں میں اُس کو عوزیا لکھا گیا ہے۔ لیکن بموجب اخبار الایام ع۲ کے ۲۱/۱۷ سے اس کا نام عزریاہ ہے۔ اور نامعلوم اس کو اب صحیح کیا ہے یا کہ نہیں۔ مگر یہ معمولی بات ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ مسیحی مقدس کتب میں ایسی اسکا کی غلطیاں بہت ہیں +

چوتھا اعتراض

یہ کہ متی ع۱ ورس میں یوکنیا کو یوشیا کا بیٹا لکھتا ہے۔ لیکن کتاب اخبار الایام سے صاف مترشح ہے۔ کہ وہ یہویاقیم کا بیٹا ہے اور یہویاقیم یوشیا کا بیٹا ہے۔ اور اس یہویاقیم نے بھی گیارہ سال سلطنت کی تھی۔ اور اُس کی سلطنت کا حال سلاطین ع۲ باب۲۳ میں مصرح ہے۔ متی نے غلطی کی راہ سے ایک نام چھوڑ دیا۔

پنجم اعتراض

یہ ہے۔ کہ اسی گیارھویں ورس میں لکھتا ہے۔ کہ یوشیا سے یکنیاہ اور اُس کے بھائی الخ اب ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک نسخہ میں اس کے بھائی بصیغہ جمع کے ساتھ مرقوم ہیں۔ حالانکہ کتاب اخبار الایام ۲۱/۱۶ کے انگریزی تراجم سے صاف سمجھا جاتا ہے۔ کہ یوکنیا کا کوئی بھائی نہ تھا۔ البتہ اُس کے باپ کے تین بھائی تھے۔ جیسا کہ اس کتاب میں مصرح ہے

چھٹا اعتراض

یہ ہے۔ کہ متی باروھویں ۱۲ ورس میں تحریر کرتا ہے "کہ شلتیل ایل سے زوربابل پیدا ہوا" لیکن کتاب اخبار الایام کے ۳/۱۹ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ شلتیل کا بھتیجا تھا۔ نہ کہ بیٹا۔ بلکہ یدایاہ بن یوکنیاہ کا بیٹا ہے +

ساتواں اعتراض

یہ ہے۔ متی تیرہویں ورس میں لکھتا ہے "زوربابل سے ابیود پیدا ہوا" لیکن کتاب اخبار الایام کے تیسرے باب کے انیسویں بیسویں ورس میں جو زوربابل کی اولاد کے اسماء مرقوم ہیں۔ کسی کا نام ابیود نہیں اور عہد عتیق کے کسی اور جگہ سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ زوربابل کا کوئی بیٹا اس نام کا تھا۔ یہ سات اعتراضات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عہد عتیق کی مخالفت میں متی کی انجیل پر وارد ہوتے ہیں

ہم نے اوپر لکھا تھا۔ کہ متی نے عہد عتیق کو ہرگز کبھی خود مطالعہ نہیں کیا ہے۔ اور ہم بدیں وجہ کہہ سکتے ہیں۔ کہ متی بالکل ایک معمولی استعداد کا انسان تھا۔ اور اس امر کے بارے میں کہ متی نے کبھی ہرگز عہد عتیق کو بچشم خود نہیں مطالعہ کیا ہے۔ منجملہ مذکورہ اثبات کے یہ بھی ہے۔ اوّل۔ متی اپنی انجیل کے ۲/۲۳ میں لکھتا ہے۔ اور ناصرہ نام ایک شہر میں جا بسا۔ تا وہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا پورا ہو۔ کہ وہ ناصری کہلائیگا۔

اب ساری کتب عہد عتیق پڑھ جاؤ۔ کہیں یہ لکھا نہ پاؤ گے۔ کہ "وہ ناصری کہلائیگا" متی نے یہ صریح غلطی کی جس کی وجہ عہد عتیق سے اس کی لاعلمی ہی متصور ہو سکتی ہے +

اور یہ کہنا کہ لفظ ناصرۃ ننصر سے مشتق ہے۔ جو یسعیاہ ۱۱/۱ میں ہے اعتراض کو نہ سمجھنا ہے۔ کیونکہ اعتراض یہ ہے۔ کہ کسی نبی نے ہرگز یہ پیشگوئی نہیں کی۔ کہ "وہ ناصری کہلائیگا" +

دوسرا ثبوت یہ ہے۔ متی اپنی انجیل ۲/۲۳ میں کہتا ہے تب وہ جو یرمیاہ نبی نے کہا تھا پورا ہوا۔ کہ جس کی قیمت ٹھہرائی گئی تھی۔ الخ

اب یرمیاہ کی کتاب پڑھو۔ اس میں ہرگز یہ پیشگوئی نہیں ہے۔ بلکہ یہ پیشگوئی ذکریاہ کی کتاب میں ہے۔ یہ بھی متی کی لاعلمی از عہد عتیق ہے۔ اور یہ کہنا کہ بہت سے وقتوں میں صحف الانبیا کا نام "یرمیاہ کی کتاب" تھا۔ غلط ہے۔ کیونکہ متی اپنی انجیل میں اس محاورہ کو استعمال نہیں کرتا۔ وہ بسا اوقات ذکریا یرمیاہ۔ زبور یسعیاہ وغیرہ کا بوضاحت نام لکھتا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے۔ کہ یہود جن میں یہ محاورہ مستعمل ہوتا تھا۔ کیوں یہ اعتراض مسیحوں پر ہمیشہ سے کرتے ہیں۔ کیا ان کو یہ معلوم نہ تھا۔ اب ذیل میں وہ پانچ اعتراضات جو کہ لوقا کی مخالفت میں وارد ہوتے ہیں۔ لکھے جاتے ہیں پس واضح ہو۔ کہ

پہلا اعتراض یہ ہے

کہ متی یوسف کو یعقوب کا بیٹا اور لوقا اس کو عیلی کا بتلاتا ہے۔ اور مفصل بحث اس کی اوپر گذری کہ نہ تو یعقوب اور عیلی ایک شخص کے دو نام ہیں۔ اور نہ ہردو برادر حقیقی۔ اور نہ ایک کے مرنے کے بعد دوسرے نے متوفی بھائی کے لئے اولاد پیدا کی۔ اور نہ ہی متی کا یعقوب یوسف کا باپ اور نہ عیلی مریم کا باپ تھا۔ اور نہ داماد سے مراد بیٹا کسی زبان میں مستعمل ہوا ہے کیونکہ ایسی واہی باتوں کا ثبوت کچھ نہیں۔ صرف مدعی سست گواہ چست والا معاملہ ہے +

لوقا کی مخالفت کی بابت دوسرا اعتراض یہ ہے

کہ متی یوسف کو سلیمان بن داؤد کی اولاد سے اور لوقا ناتان بن داؤد کی اولاد سے گنتا ہے +

پادری صاحب! دیکھئے اس دوسری مخالفت کی وجہ سے ہر دو آپکی تاویلات غلط ثابت ہو گئیں۔ کیونکہ اگر بالفرض یعقوب و عیلی ایک ہی شخص کے دو نام تھے تو پھر اب بھی یہ کہہ دیجئے۔ کہ سلیمان کا دوسرا نام ناتان تھا۔ مگر عہد عتیق کے واقف آپ کی اس تاویل پر ہنسینگے

ہاں پادری صاحب! اگر یعقوب اور عیلی دو برادر حقیقی تھے۔ اور حقیقی برادر تھے۔ تو فرمائیے ان کے نسب نامہ میں ایسے اختلافات کیوں موجود ہیں۔ آپ نے دو تو تاویلیں ایسی کی ہیں جسے معمولی انسان بھی رد کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے کسی مسیحی عالم نے یہ تاویلات نہ کیں تھیں۔ البتہ یہ تاویل کیا کرتے تھے۔ کہ لوقا والا نسب نامہ مریم کا ہے +

تیسرا اعتراض

متی بابل کی اسیری تک سب پشتیں سلاطین نامدار اور لوقا ناتان تک سب پشتیں گمنام اور بے وقار لکھتا ہے

لوقا کی مخالفت کا چوتھا اعتراض

یہ ہے۔ کہ متی شلتیئل کو یوکنیا کا بیٹا اور لوقا اسکو نیری کا بیٹا اور متی زوربابل کے بیٹے کا نام ابیود اور لوقا اس کا نام دیسا لکھتا ہے۔ اور طرہ یہ کہ کتاب اخبار الایام کے ۳/۱۹ و ۲۰ سے جن میں زوربابل کے باپ اور اولاد کے اسما مرقوم ہیں۔ اور اوپر ان کی نقل گذری معلوم ہوتا ہے۔ کہ شلتیئل یوکنیا کا بیٹا ہے۔ جیسا متی لکھتا ہے۔ نہ نیری کا جیسا لوقا لکھتا ہے۔ اور زوربابل کے بیٹے کا نام نہ تو ابیود ہے۔ جیسا متی لکھتا ہے۔ اور نہ دیسا جیسا لوقا لکھتا ہے۔ پس لوقا نے بھی اس جگہ دو ٹھوکریں کھائیں۔ بلکہ ایک اور تیسری بھی جو متی کی سی ہے۔ اور وہ یہ کہ زوربابل کو شلتی ایل کا بیٹا بتلاتا ہے حالانکہ وہ اس کا بھتیجا تھا۔ نہ کہ بیٹا۔ بلکہ وہ یدایاہ بن یوکنیا کا بیٹا تھا۔ اور یہ ثلاثہ ٹھوکریں ثلاثہ اقانیم کے مطابق جناب لوقا صاحب ایک آیت میں اٹھاتے ہیں۔ یعنی لوقا ۳/۲۷ میں۔

علاوہ ازیں لوقا کی انجیل میں ایک اور غلطی

عہد عتیق کی مخالفت میں یہ ہے۔ جو ۳/۳۶ آیت میں ہے۔ اور وہ یہ کہ شالح اور ارفخشاد کے بیچ میں قینان کو بڑھاتا ہے۔ حالانکہ عہد عتیق کے مطابق شالح ارفخشاد کا بیٹا ہے نہ پوتا +

لوقا کی مخالفت میں پانچواں اعتراض

یہ ہے۔ کہ داؤد کے زمانے سے مسیح کے زمانے تک متی کے موافق چھبیس پشتیں اور لوقا کے مطابق اکتالیس پشتیں گنتی ہیں۔ اور جو دونوں زمانوں میں ایک ہزار پچاس سال کا فرق ہے۔ تو ہر ایک پشت کے حساب میں اول کے موافق چالیس چالیس سال کے قریب اور دوسرے کے موافق پچیس پچیس سال کے قریب آتے ہیں۔ دیکھئے کہاں چالیس اور کہاں پچیس اور ہر دو نسب ناموں کے اس اختلاف نے جو ناظرین کو ادنیٰ تاویل سے معلوم ہو جاتا ہے۔ مسیحی مذہب کے علماء کو دوسری صدی سے ہی گھبراہٹ میں ڈالا ہوا ہے۔ اور تب ہی سے اس کو مشکل سمجھتے چلے آتے ہیں۔

پادری صاحب! امرتسر کے الفقیہ کے معترض کے جواب میں اگر آپ خاموش رہتے۔ تو آپ کیلئے مناسب و انسب تھا۔ دیکھئے آپ نے پہلے اعتراض کا جواب دیا۔ تو اسی ضمن میں چودہ اعتراضات آپ پر اور ہوئے۔ اگر آپ اس کے مقابل پھر مضمون نویسی فرمائینگے۔ تو ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اس کے الجواب میں پورا یکصد اختلافات بائیبل

اور لوقا کی مخالفت میں پانچویں اعتراض کی بابت جناب مولوی غلام احمد صاحب ارشد کے دوسرے پیش کردہ اعتراض کے جواب میں جناب صاحب کی خدمت میں عرض ہے کہ اس مضمون میں کسی صاحب نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ ایک غلطی بائیبل کی ظاہر کی ہے۔ اور لوقا کی مخالفت میں پانچواں اعتراض ہے۔ نہ کہ پانچویں۔ اور ہر دو اعتراض میں فرق ہے۔ ایک غلطی بائیبل کی ظاہر کرنا اور ایک اعتراض کرنا۔ فقط۔ عبدالحق۔ قادیان۔ ضلع گورداسپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفلوئنزا کا قدرتی علاج

پچھلے سال انفلوئنزا کے دنوں میں جس شخص نے اس پر عمل کیا۔ وہ انفلوئنزا سے محفوظ رہا۔ اور جو بیماری میں مبتلا ہوا وہ اس علاج سے صحت پاگیا۔ اور بچ گیا۔ اور جلدی کاروبار کرنے کے قابل ہوگیا۔ ہاتھ گنگن کو آرسی کیا۔ ایک دفعہ آزمائیں ہمیشہ کے لئے اس کے دلدادہ وفریفتہ نہ ہوجائیں تو میرا ذمہ۔ اور پھر خرچ ایک پائی نہیں غریب اور متوسط الحال ضرور توجہ کریں +

محفوظ رہنے کا طریق

ہر روز صبح وشام شہر کے باہر کھلی ہوا میں یا شہر میں سب سے بالائی مکان پر ہوا کی طرف منہ کرکے باآرام بیٹھ جاویں۔ اور منہ بند کرکے ناک کے راستے دم اندر کو کھینچیں اور پھر سانس کو روکے رکھیں۔ جتنی دیر آپ بلا تکلیف سانس روک سکیں روکیں۔ اور پھر منہ کھول کر آہستہ آہستہ ہوا کو خارج کریں۔ صبح وشام پندرہ پندرہ منٹ یہ پریکٹس کریں اور ہر دفعہ زیادہ دیر تک سانس روکنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ انفلوئنزا کے علاوہ دیگر تمام امراض سے بھی محفوظ ومامون رہینگے۔ آزمائش شرط ہے +

علاج

اور اگر خدانخواستہ اس فوری مرض میں مبتلا ہوجاویں۔ تو بلاسوچے سمجھے اور یہ دیکھے بغیر کہ بخار اب کیا صورت اختیار کریگا۔ پہلے ہی روز ہپ باتھ شروع کردیں۔ جو کہ تشحیذ کے پرچہ ماہ ۱۹۱۹ء میں درج ہوچکا ہے۔ اب دوبارہ بھی لکھتا ہوں۔ خیال رہے کہ اس طریق علاج کا موجد جرمنی کا ایک شخص لوئی کہنی نائی ہے۔ جو سل ودق کا لاعلاج مریض تھا۔ اور اس علاج سے صحت یاب ہوکر برسوں زندہ رہا۔ اس کی کتاب "نیو سائنس اوف ہیلنگ" نے دنیا بھر میں وہ شہرت حاصل کی۔ کہ جس نے سنا اور اس پر عمل کیا۔ ہمیشہ کے لئے ادویات کے مضر علاج سے محفوظ ہوکر تمام گھر کے لئے گھر کا کامل ڈاکٹر بن گیا۔ اس کتاب کا اردو ترجمہ "نیا علم شفا بخش" تین روپیہ آٹھ آنہ میں ماسٹر رام چرن پرائیویٹ ماسٹر سکول لائن مراد آباد سے مل سکتا ہے۔ یہ کتاب اور ایک پانچ سات روپیہ کا ٹب ایک قبیلہ کے لئے پشتہا پشت تک کے لئے زندگی کا بیمہ۔ گھر کا ڈاکٹر اور تندرستی کا ڈپلوما ہے +

ہپ باتھ

ایک ٹب لیکر اسمیں ہر موسم کا تازہ پانی کوئیں سے نکالا ہوا بھروادیں اور اس میں اس طرح بیٹھیں۔ کہ درمیانی دھڑ ٹب میں پانی کے اندر رہے۔ اور ٹانگیں جانگھوں تک اور بازو سر۔ اور چھاتی۔ کندھے پانی سے باہر رہیں اور پشت پیٹ۔ اور رانیں پانی کے اندر۔ ایک چھوٹا سا تولیہ لیکر اس سے پیٹ کو دائیں بائیں ملیں۔ اور نیچے سے اوپر کو ملیں۔ باری باری دونوں ہاتھوں سے ملتے رہیں۔ کمزور مریض دس منٹ اور طاقتور مریض پندرہ بیس منٹ تک ملے۔ اور بعد میں جسم پونچھ کر اٹھ بیٹھے۔ اور بستر میں اپنے آپکو گرم کرے پیٹ سے مراد ناف سے نیچے کا پیڑو ہے۔

وقفہ

یہ عمل کرنے کے بعد تین گھنٹہ تک۔ کھانا۔ پینا۔ نہانا۔ دھونا۔ موقوف رکھنا چاہیئے۔ کچھ دیر ٹہلنا افضل ہے۔ تین گھنٹہ بعد سارے جسم کا نہانا۔ اور کھانا پینا ہوسکتا ہے اور کھانے کے بعد چار گھنٹہ کا وقفہ درکار ہے۔ پھر ہاتھ کرنا چاہیئے۔

غذا

بغیر چھنے آٹے کی خشک روٹی۔ یا موٹے آٹے کی روٹی چھانکر۔ اُبلا ہوا۔ یا پکایا ہوا ساگ اور سبزی۔ بلا شوربہ۔ شوربہ مضر ہے +

پرہیز

گوشت اور گرم اشیا اور کندر سبزی سے یعنی آلو۔ ادرک۔ اروی شکر قندی کڑھے ہوئے بامی دودھ سے۔ دودھ بالکل تازہ دوہا ہوا ہو۔ چنے کی دال سے شوربہ دار سبزی سے +

نیازمند سید میر مکمل آف خانکی

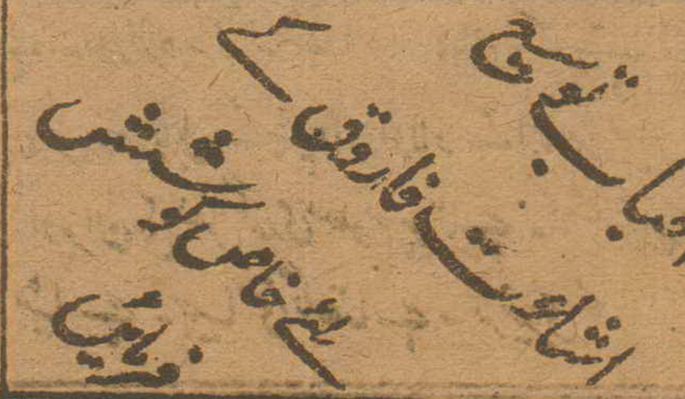

آنکھ بڑی نعمت ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا تیار کیا ہوا۔

سرمہ ممیرا اور سرمہ سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپ نے اسے بہت پسند فرمایا۔ کہ یہ وہ چیز ہے۔ جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر والحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ لوگوں نے اس سے فایدہ اٹھایا۔ اور میں نے بھی بہت فایدہ اٹھایا الحمد للہ علی ذالک میں اس سرمہ ممیرا کو ہمیشہ اسی نیت سے مشتہر کرتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سرمہ حضرت خلیفہ اول کا تحریر کردہ ہے جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں۔ یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں۔ وہ اس سرمہ کو استعمال کریں۔ حضرت حکیم اللہ نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا۔ کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است"۔ یہ سرمہ دھنیا۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ بسل۔ اور سرجی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے مفید ہے۔ قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ ۱۰ء۔ اصلی ممیرا کی قیمت ۱۰ء فی تولہ یہ سرمہ جس کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کے لئے۔

سرمہ سلاجیت

محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے۔ جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم ورياح دافع بواسیر وجذام واستسقاء وزردی رنگ وتنگی نفس ودق شیخوخیت فاد بلغم وقاتل کرم شکم مفتت سنگ گردہ ومثانہ وسلسل البول وسیلان منی۔ دیوستا اور درد مفاصل کے لئے بہت مفید ہے۔ بقدر دانہ نخود صبح کے وقت پہرہ دو استعمال کریں۔ قسم اول ۸ء +

پتہ

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان (گورداسپور)